بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

غرہ ۴۴۹

جلد ۷۳ / ۲۸ | اتوار ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ / ۹ فتح ۱۳۶۳ ہش / ۹ دسمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اولیاء اللہ ایک ایسی قوم ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے

ان کے اور اللہ کے درمیان ایسے بھید ہوتے ہیں جن کو سوائے ان کے محبوب کے اور کوئی نہیں جانتا

ان سے اعمالِ صالحہ تکلف سے نہیں بلکہ ان کی سلیم فطرت کے تقاضے سے سرزد ہوتے ہیں

اولیاء اللہ ایک ایسی قوم ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اُن کے تعلقات اپنے ربّ کے ساتھ بہت قوی ہوتے ہیں اور اُس کی توجہ ان کی طرف عجیب ہوتی ہے اور اس کی عنایات لطیف اور ان کے اور اللہ کے درمیان ایسے بھید ہوتے ہیں جن کو سوائے اُن کے محبوب کے اور کوئی نہیں جانتا۔ پس اللہ اُن سے عجیب محبت کرتا ہے اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور اُن کے دوستوں کا دوست۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیوں ان سے اس حد تک محبت کرتا ہے اور کیوں ان کے لئے محبت کے وظیفے پورے کرتا ہے اور کیوں وہ اس کے محبوبوں میں ہو جاتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کی عادت یہی ہے کہ وہ ان کے دلوں میں حق کا فیضان جاری کرتا ہے اور لطیف علوم ان کی طبائع میں ڈالتا ہے اور ان کے فکروں کو پاک کرتا ہے اور ان کی حکمت کو صاف کرتا ہے اور ان کو نتائج کے جانچنے اور ہلاکت کی جگہوں سے بچنے کا علم عطا فرماتا ہے اور ہر ایک نیکی ان کی طرف لاتا ہے اور ہر ایک بدی ان سے دور کرتا ہے اور ان کو اپنی کتاب کے معارف اور اپنے نبی کے علوم سے واقف کرتا ہے۔ اور اپنے پاس سے انکی تربیت کرتا ہے اور اپنے راستے کی طرف انکو ہدایت دیتا ہے اور ان کو ظاہری اور باطنی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اور ہر پھسلنے کی جگہ سے محفوظ رکھتا ہے اور محفوظین کے طبقے میں داخل کرتا ہے اور ان کو (دینِ حق) کے حامیوں میں سے بناتا ہے اور ان کے دلوں کو کھولتا ہے اور ان کو اپنی جناب کی طرف متوجہ کرتا ہے جو کہ فیوض کا منبع ہے۔ پس فیض ان کے پاس ہر روز تازہ بتازہ آتے ہیں اور اس الٰہی فیض سے ان کے دلوں میں قسم قسم کی چمک پھیلتی ہے۔ باقی لوگ طبائع پر زور ڈال کر نیکی کرتے ہیں اور وہ طبعی طور پر۔ اور ان سے اعمالِ صالحہ تکلف سے سرزد نہیں ہوتے بلکہ انکی سلیم فطرت ان کا تقاضا کرتی ہے اور ان کی فطرت میں اصلاح کے ارادے چشمے کی طرح اُبلتے ہیں"۔

(ترجمہ از عربی: حمامۃ البشریٰ صفحہ الف)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ فتح / دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

معدہ میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ: ۷ دسمبر۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ دیا۔ مولانا موصوف نے اپنے خطبہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعض نہایت قیمتی نصائح حضرت اقدس کے اپنے الفاظ میں پڑھ کر سنائیں جن میں احباب جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنیکی طرف نہایت پر اثر اور دلنشین رنگ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ مولانا موصوف نے حضرت اقدس کی نصائح کو نہایت درجہ جوش و جذبہ سے احباب تک پہنچایا جس کا خاص اثر محسوس ہوتا تھا۔ مولانا نے آخر میں کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان بابرکت اور بیش بہا نصائح پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیں ایسے نیک ارادوں اور نیک اعمال کی توفیق دے جو اسکی جناب میں مقبول ہوں۔

مولانا سلطان محمود انور صاحب کی آواز بلند اور پر تاثیر تھی۔ تاہم خانۂ خدا کے تمام کونوں تک آواز پہنچانے کے لئے حسب سابق تین احباب مولانا کے خطبہ کو دوہرا رہے تھے۔

میرے چھوٹے بھائی عزیز بشیر اصغر باجوہ کی لندن میں دل کی بائی پاس سرجری ہوئی ہے۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(ظہور احمد باجوہ ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ربوہ)

مکرم مولوی نور الحق انور صاحب کی طبیعت دل کے عارضے کی وجہ سے خراب ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے مولوی صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

ناشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ر ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
۹ر فتح ۱۳۶۳ ہش

خدا کی نگاہ میں ایک نہایت افسوسناک امر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک نہایت ہی افسوسناک امر کی نشان دہی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس کا مبعوث کردہ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا کہ جسے لوگوں نے اُس کے دعویٰ ماموریت کے ساتھ ہی فوراً قبول کر لیا ہو اور اس کا مذاق اڑا اڑا کر اُس کے ساتھ تحقیر آمیز سلوک روا نہ رکھا ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ اس افسوسناک امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس! (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر اڑانے لگتے ہیں)

اس سے ظاہر ہے کہ بلا استثناء تمام مامورین الٰہی کا ان کے زمانہ کے لوگوں نے مذاق اڑایا ان کے ساتھ حقارت آمیز سلوک روا رکھا۔ اس امر پر افسوس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ اللہ تعالیٰ مامورین الٰہی کے ذریعہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھانا چاہتا تھا لیکن ہدایت کی طرف تو وہ آتے نہ تھے بلکہ مامورین الٰہی کا مذاق اڑا کر وہ اپنے آپ کو قہر الٰہی کا نشانہ بنا لیتے تھے۔ اس کی وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مامورین الٰہی کو قبول کرنے سے لوگوں کے محض انکار کی بناء پر انہیں اس دنیا میں عذاب کا مورد نہیں بناتا۔ اس کی بازپرس وہ ان سے اگلے جہان میں کرے گا۔ لیکن مامورین الٰہی کے ساتھ استہزاء اور ان کی تحقیر و تذلیل خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ جب لوگ ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور ان کی تحقیر و تذلیل کے مرتکب ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ اسی دنیا میں ان پر گرفت کرتا ہے اور انہیں اس تمسخر اور تحقیر و تذلیل کا مزا چکھاتا ہے۔ اس لئے اس نے ساتھ ہی مزید فرمایا:۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۲، ۳۳)

ترجمہ:۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم (تمسخر و استہزاء کے نتیجہ میں) کتنی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں (اور یہ بھی کہ جن کو ہلاک کیا گیا تھا) وہ ان کی طرف کبھی واپس نہیں لوٹتے۔ اور وہ سب کے سب اکٹھے کر کے ہمارے حضور حاضر کئے جائیں گے۔

اس امر کا اللہ تعالیٰ نے اس لئے قرآن مجید میں ذکر کیا کہ کفار مکہ نے بھی مامورین الٰہی کے گزشتہ منکرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کے ساتھ انتہائی استہزاء اور تمسخر کا سلوک کیا اور انہیں اذیتیں پہنچانے اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ خدا تعالیٰ نے سابقہ انبیاء کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھنے والوں کے انجام کا ذکر کر کے باور کرایا کہ کفار مکہ کا خود اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ایسا ہی انجام ہوگا اور وہ کمزور و بے بضاعت مومن جن کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور جنہیں تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے بالآخر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہونگے، اُس وقت وہ اس پوزیشن میں ہوں گے کہ ان استہزاء کرنے والوں پر ہنسیں۔ چنانچہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو ذہن نشین کرنے کے لئے فرمایا:۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

(المطففین آیات ۳۰ تا ۳۷)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو مجرم ہوئے، یقیناً مومنوں سے ہنسی (ٹھٹھا) کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کیا کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تھے تو (مومنوں کے خلاف) خوب باتیں بناتے ہوئے لوٹتے تھے، اور جب بھی انہیں دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ لوگ تو بالکل گمراہ ہیں اور حق یہ ہے کہ وہ ان پر (یعنی مومنوں پر) نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس جو ایمان لائے وہ اس دن کفار پر ہنسیں گے۔ چھپر کھٹوں پر بیٹھے ہوئے (ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے اور (آپس میں کہیں گے کہ) کیا منکروں کو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے (اس کا) پورا بدلہ ملا (یا نہیں؟)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ لوگوں کے ساتھ استہزاء خدا تعالیٰ کو ازحد ناپسند ہے۔ جو لوگ اس قبیح فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اسی دنیا میں پکڑتا ہے اور سزا کے بغیر نہیں چھوڑتا اور جب اس کا غضب بھڑکتا ہے تو وہ انہیں عبرتناک سزا دیتا ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ اگر انسان کا دل کسی صداقت کے بارہ میں مطمئن نہ ہو تو وہ بے شک اسے قبول نہ کرے لیکن تمسخر و استہزاء اور تحقیر و تذلیل کا کبھی مرتکب نہ ہو کیونکہ اس کی سزا بہت ہی عبرت انگیز ہے اور اسی دنیا میں مل کر رہتی ہے اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں بطور خاص یہ نصیحت فرمائی اور ہمارے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ ہم کبھی کسی کے ساتھ (خواہ کتنا ہی استہزاء سے پیش آئے یا گالیاں دے) جواباً بھی تمسخر اور استہزاء کا سلوک روا نہ رکھیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قدسی صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حسن اخلاق کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۷ء کو جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ الاستقامت فوق الکرامت مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔

انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں امارہ۔ لوامہ۔ مطمئنہ۔ امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ مگر لوامہ میں سنبھال لیتا ہے۔ مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستاں میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی، وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے کتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہیئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے، نہیں تو وہی کتپن کی مثال صادق آئے گی۔

خدا کے مقربین کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا، مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ کا ہی خطاب ہوا خود انسان کامل ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ کے لئے کیا کیا؟ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح و سلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضورؐ کے مخالف آپؐ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپؐ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوامہ کی ہے کہ انسان کش مکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ روزمرہ کی بات ہے اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرو گے اسی قدر عزت بچا لو گے۔ اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلت خرید لو گے۔

نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا وہ جہاں ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے"۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۲، ۱۰۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے دربار میں حاضری کے آداب اور اس کے تقاضے

نماز باجماعت کے لئے خدا کے گھر میں حاضر ہونا اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد

آج کا یہ دور جس میں سے انسان گذر رہا ہے۔ یہ انسانی تاریخ میں تہذیب اور روشنی کے لحاظ سے ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ موجودہ معاشرے میں وہ شخص زیادہ موقر و مہذب سمجھا جاتا ہے جو تہذیبی آداب کی زیادہ پاسداری کرتا ہو۔ ہر مجلس یا دربار کے آداب مختلف ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس امر میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں کہ ہر مجلس یا مقام کے آداب کو جس قدر کوئی زیادہ اہتمام کے ساتھ ملحوظ رکھتا ہے۔ اسی قدر اس کو مہذب گردانا جاتا ہے۔ اور عزت و تکریم کا مستحق قرار دیا جاتا ہے اور جس شخص کو ایسے تہذیبی آداب کا شعور یا لحاظ نہ ہو وہ سوسائٹی میں کبھی اپنا مقام پیدا نہیں کر پاتا۔ اگر انسانی مجالس اور درباروں کے آداب کو ملحوظ رکھنا اس قدر ضروری ہے تو وہ ہستی جو احکم الحاکمین اور تمام کائنات کی خالق و مالک ہے اس کے دربار میں حاضری کے آداب اور سلیقوں کو باحسن ملحوظ رکھنا اور بجا لانا کہیں زیادہ ضروری اور اہم ہے۔

قرآنی تعلیم کے مطابق نماز باجماعت کے لئے خدا کے گھر میں حاضر ہونا اور اس کی عظمت و شان کے شایاں آداب کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ خدا کے دربار میں ایسے اطوار و انداز اختیار کرنا جن سے بے ادبی و بے باکی ٹپکتی ہو اور گستاخی کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہوں یا اس کی پُر وقار اور پُر سکون فضا میں مخل ہونا دربار خداوندی کے آداب کے منافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا صحیح احساس پیدا کرنے کی غرض سے عبادت کی نہایت پرحکمت کیفیت بیان فرمائی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب انسان خدا کے حضور عبادت کی غرض سے کھڑا ہو تو اس کے انداز بتا رہے ہوں کہ وہ اپنے سامنے خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ اعلیٰ کیفیت اس کی عبادت میں پیدا نہ ہو پائی ہو تو کم از کم اس احساس سے اس کی عبادت خالی نہ ہو کہ خدا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ لیکن اگر کسی بے چارے کو یہ دونوں لذتیں نصیب نہ ہو سکیں تو اسے اس بے مزہ عبادت سے کیا ملا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادت کی یہ کیفیت بیان فرما کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ عبادت دراصل رویت کا وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے خدا کو دیکھتا ہے اور اس کا خالق و مالک پروردگار اس پر نگاہِ کرم ڈالتا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک روایت "مسند اہل بیت" میں مذکور ہے کہ جب آپ نماز کے لئے وضو کا ارادہ کرتے تو آپ کا رنگ فق ہو جاتا۔ جب آپ سے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس خدا کے حضور حاضر ہو رہا ہوں جو زمین و آسمان کا مالک اور صاحبِ عظمت و جبروت ہے۔ اور جب آپ درِ مولیٰ پر پہنچتے تو اپنا سر اوپر اٹھاتے اور یوں التجا کرتے اے اللہ تیرے در پہ تیرا غلام حاضر ہے۔ اے میرے محسن تیرے حضور ایک خطاکار حاضر ہوا ہے اور تیرا حکم ہے کہ ہم اپنے خطاکاروں سے احسان کا سلوک کرتے ہوئے درگذر کریں اور اے اللہ تو تو محسن حقیقی ہے اور میں خطاکار۔ پس اے میرے کریم میری خامیوں اور برائیوں سے اپنی حسین اور اعلیٰ صفات کے صدقے درگذر فرما۔ اس کے بعد آپ خدا کے گھر میں قدم رکھتے۔

پس خدا کے دربار میں حاضری کے آداب کا تقاضا ہے کہ:۔

اوّل:۔ اس کی عظمت اور بلند و بالا شان کا انسان پورا پورا خیال رکھے

دوم:۔ یہ کہ انسان پوری توجہ اور انابت کے ساتھ ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔

سوئم:۔ یہ کہ خدا تعالیٰ کے گھر میں صف بستہ و دست بستہ عبادت کا وقت صرف کرے۔ اس کو سیر گاہ اور خوش گپیوں کی جگہ تصور نہ کرے "قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ" کا یہی تقاضا ہے کہ خدا کے حضور چاکرانہ انداز سے اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا نذرانہ پیش کیا جائے۔

احباب اس امر کا پورا پورا خیال رکھیں کہ خدا کے گھروں کے نام تبدیل ہو جانے سے ان کے آداب میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اس کے دربار میں بار بار حاضری کے ساتھ اس کی بندگی کے سارے آداب اور سلیقے بھی اپنانے کی سعادت پائیں۔ جو عبادت کی اصل روح اور مغز ہیں اور اس کی عظمت ہمارے رگ و پے میں اس طرح رچ بس جائے کہ اس کے غیر کا ڈر یا خوف ہمارے قریب بھی نہ آنے پائے۔ آمین۔

ترجمانی و لاؤڈ سپیکر کی ڈیوٹی کے متعلق اعلان

ایسے مرد و خواتین رضاکار جو حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ ہائے ترجمانی و لاؤڈ سپیکر میں ڈیوٹی انجام دینا چاہتے ہیں وہ نظارت ہذا سے فوری رابطہ قائم کریں۔ نیز وہ اطلاع دیں کہ وہ کب تک ڈیوٹی کے لئے ربوہ پہنچ سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

تحریک جدید کے وعدہ جات سال نو ۴۱/۴۲/۵۱ کی پیشکش

مسابقت کی روح پیش نظر رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو فرما دیا تھا۔ جن جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے موصول نہیں ہوئے انہیں مسابقت کی روح کے ساتھ وعدے اب اولین فرصت میں پیش کر دینے چاہئیں۔ یہ یاد رہے کہ حضرت المصلح الموعود کے ارشاد کے مطابق وعدوں میں گذشتہ سال کی نسبت اضافہ ضروری ہے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق سعید بخشے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امرائے اضلاع، مربیانِ سلسلہ و صدرانِ جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی یہ شدید خواہش تھی کہ:۔

"جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ... کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں"

تمام امرائے اضلاع، مربیان سلسلہ اور صدران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اپنے رفقائے کار اور کارکنان کے ذریعہ ایک مہم کی صورت میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی تلقین فرمائیں اور ان سے فارم وقف عارضی پُر کروا کر ارسال فرمائیں۔ نیز اپنے اپنے حلقہ جات کی بہنوں کی طرف توجہ دلائی جائے ... بہنوں کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ اپنی جائے رہائش پر رہتے ہوئے بھی وقف عارضی کر سکتی ہیں انہیں کسی دوسری جماعت میں نہیں بھجوایا جاتا۔

امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت اس طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

فارم وقف عارضی نظارت ہذا یا مقامی مربی صاحب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشقِ الٰہی

مکرم غلام رسول صاحب راجیکی، ربوہ

جس بابرکت وجود نے دنیا میں سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ سے محبت کی وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود تھا۔ آپؐ حضرات احدیت کے عشق میں اتنے سرشار رہتے تھے کہ مکہ کے لوگ کہتے کہ آپؐ کو اللہ تعالےٰ سے عشق ہوگیا ہے۔ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ اسی عشق کی گواہی خود اللہ نے دی۔ قرآن کریم میں ہے کہ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی کہ ہم نے آپؐ کو اپنے عشق میں گم گشتہ پایا اور اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھا دی

اللہ تعالےٰ سے وصال کی تڑپ آنحضورؐ کو آٹھوں پہر بے قرار رکھتی۔ اور یہی تڑپ آپؐ کو غارِ حرا میں لے جاتی۔ جہاں آپؐ اپنے رب کی مناجات میں ہفتوں لگے رہتے کھانے پینے کا کچھ تھوڑا سا سامان لے جاتے اور دن رات وہاں بیٹھ کر دعاؤں اور عبادات میں مصروف ہو جاتے۔ چنانچہ آنحضورؐ کی محبت الٰہی نے اللہ تعالےٰ کی محبت کو کھینچا۔ آنحضورؐ کے قلب مطہر پر حضرت احدیت نے جلوہ گری فرمائی جس سے تپیدہ دل کو قرار آگیا..... لیکن اس جلوہ گری کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنحضورؐ کو ایک بہت بڑا کام سپرد کیا گیا۔ اور وہ ساری دنیا کی ہدایت کا کام تھا۔ یہ سچ ہے کہ عاشق ہر بوجھ ہلکا سمجھتا ہے اور جو کام بھی اسے اپنے محبوب کی طرف سے سپرد کیا جائے اسے برضا و رغبت کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے یہ عظیم کام اپنے ذمہ لے لیا اور یہ اصلاح خلق کا کام تھا۔ یہ بار امانت خوشی خوشی اٹھا لیا اور اسی عشق کی بدولت اس کام کو آخری دم تک نبھایا اور کامیاب ہوئے۔

عارفین کا مقولہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جس شخص سے مشکل کام کراتا ہے اسے اپنی محبت کا جام پلاتا ہے تاکہ وہ مشکلات کی گھاٹیوں سے گھبرا نہ جائے۔ اور قدم آگے ہی آگے بڑھائے۔ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی محبت اور عرفان کے لبالب جام آنحضورؐ کو پلائے اور اسی کے طفیل ساری دنیا کی ہدایت کا کام آپؐ پر آسان ہوگیا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالےٰ کی صفات کے مظہر اتم بنے۔ وہی اخلاق دکھلائے جو اللہ تعالےٰ کو پسند تھے ہر مصیبت میں سے گذرے۔ مگر اُف تک نہ کی۔ اپنے رب سے راضی رہے۔ آنحضورؐ کا ارشاد ہے۔

"کہ سب سے زیادہ مصائب انبیاء پر آتے ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ مصائب مجھ پر آئے۔"

دنیا والوں نے آپؐ کو بے حد تکالیف پہنچائیں لیکن ان کو خوشی خوشی برداشت کیا ایک لفظ بھی شکوہ کا زبان پر نہ آیا۔ اور نہ اذیت دینے والوں کے لئے بددعا کی۔ طائف والوں نے جب آپؐ کے پیغام کو نہ سنا اور لڑکوں اور لفنگوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ وہ پتھر مارتے جاتے تھے اور گالیاں سناتے جاتے تھے۔ اس وقت بھی رحمتِ دو عالمؐ کی زبان سے ان کے حق میں بُرا کلمہ نہ نکلا پھر جب آپؐ ایک ندی کے کنارے اپنے زخموں کو صاف کر رہے تھے تو غلام زید نے کہا کہ حضور ان لوگوں کے لئے آپؐ بددعا کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے ہمیں سخت تکلیف پہنچائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ نہیں۔ یہ لوگ مجھے پہچانتے نہیں۔ میں ان کی ہدایت کے لئے آیا ہوں۔ تباہی کے لئے نہیں آیا۔"

ایک فرشتہ بھی اس وقت نازل ہوا اور کہا کہ اگر آپؐ چاہیں تو ہم اسی وقت طائف والوں کو تباہ کر دیں۔ مگر آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں اگر یہ لوگ مجھے نہیں مانتے تو کیا ہوا شائد ان کی اولاد میں سے مجھے ماننے والے پیدا ہو جائیں۔" یہ تھے آنحضورؐ کے کریمانہ اخلاق۔ اور یہ سب اسی عشق کی وجہ سے تھا جو آنحضورؐ کو اللہ تعالےٰ سے تھا حسنِ ازل کی راہ میں ہر مصیبت کو اٹھانا ان کے لئے آسان تھا بلکہ عین راحت تھی۔ اس پر اللہ تعالےٰ کا سلوک بھی یہ ہوا کہ آپؐ کو قرب الٰہی اور وصال الٰہی کا وہ مقام عطا کیا گیا جو دنیا میں کسی کو نہ ملا۔ اور وہ مقام یہ تھا جو قرآن کریم میں یوں بیان ہوا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔

(سورۃ نجم آیت ۹-۱۰)

ترجمہ:۔ پھر وہ اللہ کی طرف بڑھا اور اللہ اس کی طرف جھکا حتیٰ کہ دونوں کا درمیانی فاصلہ دو کمانوں کے درمیان وتر کی طرح بلکہ اس سے بھی کم ہوگیا۔

یہ عشق و محبت کے جلوے تھے جو مختلف شکلوں میں آپؐ پر ظاہر ہوئے اور انہی کی بدولت دنیا کی ہدایت کا کام آپؐ پر آسان ہوا۔

پھر دوسری طرف اسی عشق کا پرتو اللہ تعالےٰ کی مخلوقات پر بھی ہوا۔ جو کچھ آنحضورؐ کے پاس آیا۔ وہ سب اللہ تعالےٰ کی راہ میں لوگوں کو دے دیا۔ ان گنت دولت منوں سونا چاندی۔ غلہ اور مویشی۔ غرض جو کچھ بھی ملا راہ خدا میں لٹا دیا اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔ مہینوں گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ کھانے کو وہی جَو کی روٹی۔ کچھ کھجور یا جَو کے ستو اور پانی۔ یہ تھی آنحضورؐ کی غذا۔ بیٹھنے کو کھجور کے پتوں کی چٹائی اور آرام کرنے کے لئے ایک گدا۔ یہ تھا دربار رسالت کا ساز و سامان اور اس کی کل کائنات۔

عاشق کی محبت صرف اپنے محبوب سے نہیں ہوتی بلکہ محبوب سے نسبت رکھنے والوں سے بھی ہوتی ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی مخلوق سے محبت کی ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جو کچھ بھی میسر آیا ان میں تقسیم کر دیا۔ مظلوموں کی دستگیری کی یتیموں کی پرورش کی۔ غلاموں کے مولا بنے غریبوں پر دستِ شفقت پھیرا۔ غرض ہر دل میں گھر کیا اور ہر صحابی یہی سمجھتا تھا کہ آنحضورؐ کو دوسروں کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت ہے غرض مخلوق سے جو محبت تھی وہ خدا تعالےٰ سے عشق کا پرتو تھا۔ ورنہ اصل محبت تو حضورؐ کو حضرتِ احدیت سے تھی۔

حدیث میں آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

"اگر دنیا میں کسی سے محبت کرنا جائز ہوتا تو ہم ابوبکرؓ سے محبت کرتے۔" دنیا والوں کے ساتھ تو اخوت اور برادری ہے محبت تو اللہ تعالےٰ کے لئے خاص ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ کبھی کبھی حسن اپنے عاشق کو آزماتا ہے جب راز و نیاز میں دیر ہو جاتی ہے۔ ہمکلامی میں توقف ہو جاتا ہے تو عاشق تڑپ اٹھتا ہے۔ ایک موقع پر ایسی حالت ہوئی۔ وحی کا سلسلہ کچھ عرصہ کے لئے رک گیا تو حضورؐ نے خیال کیا کہ شاید وہ یار ازل ناراض ہوگیا ہے کیونکہ بہت عرصہ سے اپنے کلام سے سرفراز نہیں فرمایا۔ آپؐ کی تڑپ اور بے قراری بڑھ گئی۔ سوز میں زیادتی ہوئی۔ کئی دن اور راتیں اضطراب میں گذر گئیں۔ اُدھر حسن میں بھی بیتابی ہوئی۔ وحی آئی کہ اے میرے محبوب! ہمیں تیرے بے قرار دن اور راتوں کی قسم ہے کہ ہم آپؐ پر ناراض نہیں ہوئے اور نہ آپؐ کو چھوڑا ہے۔ اب تو جو کچھ چاہے گا۔ وہی کچھ ملے گا۔

"وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی
مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی
وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ
فَتَرْضٰی۔ (سورۃ ضحیٰ)

پہنچا بلندیوں پہ وہ اپنے کمال سے
ناپید ظلمتیں ہیں انہی کے جمال سے
حسنِ صفات ختم ہیں اس خوش خصال پر
صلوٰۃ اس کی ذات پر اور اس کی آل پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

صف دوم کے معلمین کی چودھویں کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی ہدایات فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں حسب سابق دفتر وقف جدید ۵ر جنوری ۱۹۸۵ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس میں بھجوائیں۔ عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں۔ البتہ صحت اچھی ہو اور کچھ لکھنا پڑھنا آتا ہو اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۱۵ر دسمبر ۱۹۸۴ء تک مع کوائف نام مع ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ دوران تعلیم قیام و طعام کا انتظام مرکز کرے گا۔ بستر اپنا لانا ہوگا۔ اسی طرح قرآن مجید بھی اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(ناظم ارشاد۔ وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر انبیاءؑ پر فضیلت

مکرم خالد احمد شمس مربی سلسلہ

دنیا کی تاریخ کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب بھی نوع انسانی اپنے خالق کو بھول کر ظلمت کی گہرائیوں میں ڈوب جاتی رہی ہے تو خدا اپنا ایک رسل یا پیغمبر دنیا میں مبعوث کرتا رہا ہے۔

چنانچہ وہ رسول بھٹکی ہوئی مخلوق کو دوبارہ اپنے خالق سے ملاتے رہے ہیں۔ اور ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جاتے رہے ہیں۔

آج سے چودہ سو سال قبل جب عرب میں ایسی ظلمت چھائی اور ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی کیفیت پیدا ہو گئی جس کے نتیجہ میں مخلوق اپنے خالق سے دور جا پڑی تو خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی تب اس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا اور ساتھ ہی تا قیامت رہنے والی شریعت نازل کی جس کے متعلق خدا نے فرمایا:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

(المائدہ)

کہ اے لوگو! آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی

اگرچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت تھی جیسے کہ فرمایا:۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

یہ رسول ہیں ان میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام انبیاء پر فضیلت دی۔ چنانچہ ارشاد باری ہے

كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

کہ اے رسول تجھ پر خدا کا فضل عظیم ہے

پھر فرمایا:۔

اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا

اے رسول اس خدا کا فضل تجھ پر بہت ہے

ان الفاظ سے کسی دوسرے نبی کو مخاطب نہیں کیا گیا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"ہم قرآن سے کیا بلکہ کل کتابوں سے دکھا سکتے ہیں کہ جس قدر اخلاق اور خوبیاں کل انبیاءؑ میں تھیں۔ وہ سب کی سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع تھیں۔ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ كَبِيْرًا اسی طرف اشارہ ہے۔" (ملفوظات)

ذیل میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ خوبیاں پیش کی جاتی ہیں جن کے ذریعہ آپؐ تمام انبیاء سے افضل قرار پائے۔

پہلی فضیلت

آپؐ سے پہلے جتنے بھی نبی آئے وہ مختص القوم مختص الوقت اور مخصوص شریعت لے کر آئے جو کہ اسی وقت کے لوگوں کے لیے تھیں۔ آپؐ کی فضیلت یہ ہے کہ آپؐ تمام اقوام عالم کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت بھی تا قیامت قائم رہنے والی ہے جیسے فرمایا

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

کہ یہ ذکر تمام جہانوں کے لیے ہے۔

پھر فرمایا۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔

اے رسول تو یہ اعلان کر دے کہ میں تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

کہ ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

آپؐ کی افضلیت کے لیے اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ فرمایا کہ کل کائنات کو میں پیدا نہ کرتا اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

گویا دنیا کا مقصود بھی آپؐ کی ہی ذات ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ اور افضل سب نبیوں سے ہے" (ملفوظات)

دوسری فضیلت

..... خدا کا قرب آپؐ کی پیروی کے بغیر ممکن نہیں ہمارے پیارے آقا کو وہ عظیم الشان مقام دیا گیا اتنی فضیلت دی گئی کہ انسان کی فلاح و نجات اور خدا کے قرب کا حصول اب آپؐ کی ذات سے ہی وابستہ ہے۔ آپؐ کی پیروی اور آپؐ کی اقتدا کے بغیر خدا کی محبت بھی انسان کو نہیں مل سکتی اگر خدا سے تعلق قائم ہو سکتا ہے تو پیارے آقا کی پیروی سے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"

کہ اے رسول تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر وہ خدا کی محبت چاہتے ہیں تو وہ تیری پیروی کریں خدا تعالیٰ ان سے محبت کرے گا۔

گویا قرب الٰہی اور وصال الٰہی اتباع رسولؐ سے وابستہ کر دی گئی ہے اور یہ وہ مقام ہے جس پر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی فائز کیے گئے اور گزشتہ انبیاءؑ میں سے کسی کو یہ مقام اور یہ فضیلت نہ ملی۔

حضرت مسیح موعود مہدی موعود فرماتے ہیں

"حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر شان کا بزرگ ہے اور اس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ پر روشن تاثیریں ہیں جس کی اتباع کسی کو مومن کامل بناتی ہے کسی کو عارف کے درجہ تک پہنچاتی ہے کسی کو آیت اللہ اور محبت الٰہیہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے اور محامد الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۸)

تیسری فضیلت

..... آپؐ پر خدا اور فرشتوں کا درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بڑی شان ہے کہ خدا اور اس کے فرشتے بھی آنحضورؐ پر درود بھیجتے ہیں فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

کہ خدا اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس رسول پر درود و سلامتی بھیجو۔

حضرت مسیح موعود ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِيْ

کوئی ایسا نبی مبعوث نہیں ہوا سوائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جس کے لیے خدا اور فرشتے درود بھیجتے ہوں اور لوگوں کو بھی درود بھیجنے کا حکم ہو۔

چوتھی فضیلت

..... آپؐ کی امت خیر امت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو خدا تعالیٰ نے تمام فضیلتیں دی تھیں لیکن آپؐ کی قوم کو بھی یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ دنیا میں خیر امت کہلائی اور خود اس کو خدا تعالیٰ نے اس نام کا مستحق قرار دیا جیسا کہ فرمایا:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

کہ تم دنیا میں خیر امت ہو یعنی سب سے اچھی امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے لیے مبعوث کی گئی ہے۔

اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال تھا کہ ظلمت کی تاریکی میں اور گند میں پڑی ہوئی قوم کو خیر امت بنایا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَدٍ بِذِلَّةٍ
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

کہ گند میں پڑی ہوئی قوم آپؐ کو ملی جو کہ ذلیل ہو چکی تھی آپؐ نے اس کو سونے کی ڈلی بنا دیا۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھائیں کہ جو اس امی سے کسی سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعاء)

پانچویں فضیلت

..... وصال الٰہی آنحضورؐ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کا وہ مقام دیا جو آج تک کسی اور کو نہیں دیا گیا اور خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں پہنچا دیا جہاں فرشتوں نے کہا کہ اگر آگے ہم گئے تو ہمارے پر جل جائیں گے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے جس کا اشارہ خود قرآن مجید کرتا ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ (نجم)

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ان کو اوپر لے گیا اور محبت الٰہی نیچے آئی اور دونوں اس طرح مل گئے جس طرح قوسین کے وتر ملتے ہیں۔

اللہ اللہ کتنا عظیم مقام ہے جو میرے آقا ہادی و مولیٰ کو ملا۔ اسراء کی رات تمام انبیاء نے آپؐ کی اقتدا میں نماز ادا کی یہ کتنی بڑی سعادت ہے کتنا بڑا مقام ہے یہی وہ مقام شفاعت ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور حضرت مسیح موعود اس کی طرف ہی اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شفیع کے لیے ضروری ہے کہ جس کے لیے وہ شفاعت کرنا چاہتا ہے اس کی ہمدردی میں اس کا دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہو ..... جب یہ دونوں حالتیں اس میں پیدا ہو جائیں گی تو وہ ایسا ہو جائے گا کہ گویا وہ ایک طرف سے لاہوت کے مقام سے جفت ہے اور دوسری طرف ناسوت کے مقام سے جفت اس مقام شفاعت کا ذکر قرآن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل ہونے کی شان میں فرمایا

دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ

(ریویو آف ریلیجنز)

چھٹی خوبی

..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کا مقام بھی عطا فرمایا۔ اور یہ مقام صرف آپ کو ہی حاصل ہے کہ آپ جیسا اور آپ جیسی شریعت والا نبی آئندہ قیامت تک نہیں مبعوث ہوگا آپ کا زمانہ قیامت تک کے لیے ہے آپ کی شریعت قیامت تک کے لیے ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ..... الخ

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ خدا کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں:۔

آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے یہ مقام بھی صرف اور صرف آپ کو ہی حاصل ہے۔

ایک فضیلت یہ بھی آپ کو حاصل ہے کہ گزشتہ انبیاء تو صرف اپنی امت کے لیے گواہ ہوں گے مگر آپ تمام امتوں کے گواہ ہوں گے اور ان کی گواہی دیں گے جیسا کہ فرمایا۔

کَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا ہ

کہ اس وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب ہر امت سے ان کا گواہ لایا جائے گا اور اے رسول ہم تجھ کو تمام اقوام تمام امتوں کے اوپر بطور گواہ پیش کریں گے

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو شاہد مبشر اور نذیر کا مقام عطا فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا جَعَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔

غرض آپ کو بے انتہا فضیلتیں اور مقامات حاصل ہیں جنکو شمار نہیں کیا جاسکتا۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

ارشادِ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود

● خدا تعالیٰ نیک لوگوں کو رسوا نہیں کریگا:

"ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔" (کشتی نوح صفحہ ۴)

● خداوند تعالیٰ کیسے لوگوں کو قبول فرماتا ہے:

"تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔ عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۳)

● ظاہری طور پر بیعت کرلینا کافی نہیں:

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۷) (تجارت اصلاح وارشاد)

پاکستان میں برطانیہ کی پیشہ ورانہ تعلیم

پاکستان میں رہتے ہوئے برٹش کونسل کے توسط سے امتحان دیکر مختلف شعبہ جات کی پیشہ ورانہ تعلیم کے لئے برطانیہ کا ڈپلومہ/ڈگری/سرٹیفکیٹ حاصل کیا جاسکتا ہے ہر کورس کے لحاظ سے مختلف معیار تعلیم یا پیشہ ورانہ تجربہ مدنظر رکھا جاتا ہے جس کا فیصلہ برطانیہ کا متعلقہ ادارہ کرتا ہے۔

شعبہ جات حسب ذیل ہیں۔

ا۔ اکاؤنٹنگ، کاسٹ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس، چارٹرڈ سیکرٹریز اینڈ ایڈمنسٹریٹرز، ایکچوریز، مارکیٹنگ، بینکنگ۔

ب۔ سٹی اینڈ گلڈ، کوالٹی سروئیر، موٹر انڈسٹری (مخصوص تجربہ چاہیئے)

(ج) ایروناٹکس، کیمیکل انجینئرنگ، سول انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، الیکٹرونکس اینڈ ریڈیو انجینئرنگ، فیول، گیس انجینئرنگ، میٹرین، مکینیکل، مائننگ، مائننگ اینڈ میٹرلرجی۔ میونسپل انجینئرنگ، ٹیول آرکیٹیکچر، پروڈکشن انجینئرنگ، اسٹرکچرل انجینئرنگ۔

برٹش کونسل کی اسلام آباد، کراچی، پشاور اور لاہور شاخوں سے امتحان دیئے جاسکتے ہیں۔

برطانیہ کے متعلقہ ادارے کا پتہ درج ذیل مقام پر جوابی لفافہ بھجوا کر منگوا سکتے ہیں۔

پوسٹ بکس ۱۳۶۷۲، کراچی ۳۸

نوٹ:۔ ۱۹۸۵ء کے لئے نئے قواعد آنے والے ہیں

(مرسلہ الطاف قدیر کراچی)

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی (حدیث النبی)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال الاحمدیہ

شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے امسال سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان

"سیرۃ حضرت زبیر بن العوام"

مقرر کیا گیا ہے اطفال ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف جدید دفتر اطفال

وقف جدید اور احمدی ماؤں کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۶۶ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی (موجودہ شرح کے مطابق کم از کم ایک روپیہ۔ ناقل) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت کو بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" سے خط وکتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر لکھنا نہ بھولیئے! (مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

● - میری بھانجی عزیزہ صدف ظفر سلمہا بنت مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب لاہور کا نکاح عزیزم ڈاکٹر خالد نسیم ملک ابن مکرم ڈاکٹر ملک محمد نسیم صاحب طارق بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کے ساتھ ۲۹ر نومبر ۱۹۸۴ء کو مکرم عبد المجیب صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ماڈل ٹاؤن نے ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ صدف سلمہا میڈیکل کے سال چہارم میں ہے جبکہ عزیزم ڈاکٹر خالد نسیم ملک اپنی پریکٹس کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بہت سی برکتوں اور خوشیوں کا حامل ہو۔ (خلیفہ عبد المنان از کینیڈا - نزیل لاہور)

● - الحمد للہ کہ مکرم مقبول احمد بٹ صاحب ابن خواجہ منظور احمد بٹ صاحب آف قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ کا نکاح ۲۴ر ستمبر ۱۹۸۴ء کو چونڈہ میں ہمراہ عزیزہ پروین اختر بنت عبد الحمید بٹ صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم طاہر احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ بارات قلعہ کالروالہ سے ۲۴ر ستمبر کو چونڈہ گئی۔ اور بفضل تعالیٰ ۲۵ر ستمبر کو قلعہ کالروالہ میں دعوتِ ولیمہ عمل میں آئی۔ ثم الحمد للہ

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود سے دعا کی درخواست ہے کہ خدائے رحمٰن و رحیم محض اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعثِ رحمت و برکت بنائے نیز نیک صالح خادم دین قرۃ العین زیادہ سے زیادہ اولاد سے نوازے۔ آمین۔

(مبارک احمد اعجاز - ۵/۵ گولبازار ربوہ)

● - مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۸۴ء بروز جمعۃ المبارک محترم مولوی آدم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے میرے برادر نسبتی عزیزم عبد الحکیم منور صاحب ایم۔ایس۔سی ابن مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ محمودہ یاسمین صاحبہ ایم۔ایس۔سی بنت مکرم محمد احمد خاں صاحب مردان مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

عزیزم عبد الحکیم منور صاحب آج کل نائیجیریا میں ہیں احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لیے باعثِ برکت و رحمت بنائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے آمین۔

(چوہدری عبد العزیز - اسلام آباد)

تقریب شادی

عزیزم محمد نسیم صاحب ابن چوہدری فتح علی قوم راجپوت بھٹی سکنہ چک ۱۶۶ ضلع بہاولنگر کا نکاح ہمراہ عزیزہ عابدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری منور احمد صاحب انور مولوی فاضل سکنہ چک ۱۴۱ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر بعوض حق مہر دس ہزار روپیہ (بصورت زیور نقد ادائیگی) پر ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب معلم وقف جدید نے اعلان کیا۔ اور اسی دن رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

دوسرے دن دعوتِ ولیمہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت اور غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ جملہ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا کریں اللہ تعالےٰ ہر لحاظ سے شادی مبارک کرے اور شیریں ثمرات خداوند کریم عطا فرماوے۔ آمین۔

(چوہدری فتح علی چک ۱۶۶ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

درخواستہائے دعا

● محترم شیخ محمد صادق صاحب کی اہلیہ محترمہ یرقان کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نثار احمد خاں مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

● خاکسار کی والدہ محترمہ آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے نیز والد محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ جلنگھم (انگلستان) مختلف عوارض کی بناء پر بیمار رہتے ہیں۔ احباب کرام سے بردو کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید صبیح احمد شاہ - مغربی جرمنی)

● خاکسار عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے نیز بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔ جملہ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور پریشانیوں سے بچائے۔ آمین۔ (ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۶۶ ضلع بہاولنگر)

اعلان گمشدگی

خاکسار کے نانا جان مکرم غلام محمد صاحب عمر تقریباً ۸۰ سال جن کا ذہنی توازن درست نہیں ۲۹ر اکتوبر سے لاپتہ ہیں۔ جن صاحب کو اُن کے متعلق علم ہو براہ کرم اس پتہ پر اطلاع کریں۔ شکریہ۔ (شفاقت حیات نیّر محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ۔ معرفت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گولبازار ربوہ)

کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنگ میں پروفیشنل کوالیفیکیشن کیلئے داخلہ

پراسپیکٹس: انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان میں کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ کی پروفیشنل کوالیفیکیشن کے لئے تعلیم دی جاتی ہے۔ سند یافتہ "مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس" کے لئے کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ، چیف اکاؤنٹنٹ، فنانس مینجرز پلانرز اینڈ فنانشل اینڈ لائیسٹ کی حیثیت سے مستقبل کو تابناک بنانے اور جرأت آزمائی کا وسیع میدان موجود ہوتا ہے۔ وہ آزادانہ طور پر "کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس" اور "کاسٹ آڈیٹرز" کی حیثیت سے پریکٹس بھی کر سکتے ہیں۔

اہلیت: کامرس، آرٹس، سائنس یا کسی اور شعبہ کے گریجویٹس رجسٹریشن کے اہل ہیں۔

تعلیم کا پروگرام: انسٹی ٹیوٹ کا تعلیمی پروگرام اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ سرکاری، نجی اور پبلک اداروں میں کام کرنے والے افراد بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اپنی قابلیت اور مستقبل کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ میں باقاعدہ کلاسوں اور کاریسپانڈینس کورسوں ہر دو کا انتظام ہے۔ موخر الذکر کا انتظام ایسے افراد کے لئے کیا گیا ہے جو باقاعدہ کلاسوں میں شریک نہیں ہو سکتے لیکن گھر پر انسٹی ٹیوٹ کے کوچنگ شعبہ کی ماہرانہ رہنمائی میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں تمام اہم شہروں میں کلاس روم کی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں جن کے پتے درج ذیل ہیں۔

۱۔ کراچی:-
(اے) حسین شاہ شہید روڈ
پی او بکس نمبر ۷۲۸۴ سولجر بازار
فون: ۷۱۹۹۰۷ اور ۷۱۹۹۰۸
(بی) گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن
بلاک نمبر ۱۵ فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

۲۔ کوئٹہ:-
مسٹر مفید ایچ شاہ
بولان مائننگ انٹرپرائزز
لورڈس ہوٹل
فون: ۷۲۶۲۲

۳۔ حیدر آباد:-
پروفیسر ایس۔ قوی احمد
گورنمنٹ سندھ کالج آف کامرس،
تھوراچاڑی
فون: ۳۱۰۷۴

۴۔ ملتان:-
پروفیسر غلام محمد،
ڈیپارٹمنٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی،
گلگشت کالونی،
فون: ۷۵۷۲۹ اور ۷۴۷۴۳

۵۔ لاہور:-
آئی سی ایم اے پی بلڈنگ
پی او بکس نمبر ۶۷۹
۴۲ فیروز پور روڈ
فون: ۴۱۶۴۸۵

۶۔ فیصل آباد:-
پروفیسر ایم سعید ناصر
گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج آف کامرس
فون: ۳۰۴۲۲

۷۔ اسلام آباد:-
آئی سی ایم اے پی ڈائریکٹریٹ
پلاٹ نمبر ۱۶ - سیکٹر ایچ/۹
فون: ۸۴۳۵۶۸

۸۔ پشاور:-
آئی سی ایم اے پی سینٹر
۱، بابر لین، فورٹ روڈ
جی۔پی۔او۔ بکس۔ ۴۳۶

کراچی میں طلباء درج ذیل اوقات میں سے کسی وقت بھی انسٹی ٹیوٹ کی باقاعدہ کلاسوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔

صبح	۹ بجے دن	تا	ایک بجے سہ پہر
سہ پہر	۳ بجے سہ پہر	تا	ساڑھے پانچ بجے شام
شام	ساڑھے پانچ بجے شام	تا	۸ بجے شب

داخلے ۲۵ر نومبر سے کھلے ہیں اور ۱۳ر دسمبر ۱۹۸۴ء تک جاری رہیں گے۔ اسٹوڈینٹس ہینڈ بک انسٹی ٹیوٹ کے مندرجہ بالا دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں اور وہیں سے اضافی معلومات بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب ایڈووکیٹ ملتان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب پڑہار ایڈووکیٹ ملتان ۶ر دسمبر ۱۹۸۴ء بمطابق ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۵ھ بروز جمعرات دن کو ساڑھے بارہ بجے بعمر قریباً ۷۷ سال ملتان میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ حضرت مسیح موعود کے پرانے رفیق حضرت چوہدری نذر محمد صاحب مرحوم ساکن ادرحمہ ضلع سرگودھا کے فرزند تھے۔ بہت نیک، حلیم الطبع، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی تحریکات میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اجتماع انصار اللہ اور جلسہ سالانہ میں ہر سال بہت ذوق و شوق سے شریک ہو کر ان مبارک اجتماعات کی برکات سے زندگی بھر متمتع ہوتے رہے۔ پیرانہ سالی، ضعف اور بیماری ان بابرکت اجتماع میں شرکت کی راہ میں کبھی حائل نہیں ہوئی۔

مرحوم کی نماز جنازہ ۶ر دسمبر کو ہی پہلے مقامی احباب نے ملتان میں ادا کی بعد ازاں مرحوم کے اکلوتے فرزند مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب اور دیگر اعزہ ان کا جنازہ ۶ر دسمبر کی رات کو بذریعہ ویگن ملتان سے ربوہ لائے۔ ۷ر دسمبر کو نماز فجر کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے البیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی مرحوم موصی تھے۔ چنانچہ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین میں ادرحمہ ضلع سرگودھا کے بہت سے احباب نے بھی جو اسی روز ربوہ پہنچے تھے۔ شرکت کی۔ قبر تیار ہونے پر محترم ماسٹر اللہ بخش صاحب آف دارالصدر شمالی نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور فرزند محترم چوہدری محمد شفیع صاحب اور ان کے دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

کیا آپ خدمتِ خلق کے ایک اعلیٰ ادارے کی تعمیرِ نو میں

حصہ لینے کے خواہشمند ہیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ریذیڈنٹ سٹاف کی درج ذیل آسامیاں جلد خالی ہو رہی ہیں۔ یہ آسامیاں ابتدائی طور پر مختصر مدت (۶ ماہ یا ایک سال) کے لئے ہیں۔ تنخواہ معقول ہے اور دیگر سہولتیں موجود ہیں۔ کچھ عرصہ خدمت کرنے کے خواہشمند ڈاکٹروں کے لئے بہت عمدہ موقعہ ہے۔

رجسٹرار سرجری - رجسٹرار میڈیسن } ایم بی بی ایس کی ڈگری ایک سال کا تجربہ درکار ہے
رجسٹرار گائنی

ہاؤس سرجن / ہاؤس فزیشن ... ایم بی بی ایس حال میں پاس کرنیوالے نوجوان

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تزئین ربوہ ——— وقارِ عمل

ربوہ ایک پاکیزہ ماحول والا شہر ہے۔ اس میں باطنی صفائی اور ظاہری صفائی دونوں کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض محلوں نے ربوہ کے ظاہری ماحول کی صفائی کے لئے وقارِ عمل شروع کر رکھے ہیں لیکن اس کے لئے ہمہ گیر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ تمام تنظیمیں خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ اطفال الاحمدیہ ناصرات الاحمدیہ کو ربوہ کے ماحول کی صفائی میں ہمہ تن مصروف ہونا چاہیئے اور روزانہ وقارِ عمل کے ذریعہ ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجانے کا عزم کرنا چاہیئے۔ تیز مکھی اور مچھر مار سکیم کو مؤثر اور فعال بنایا جائے۔

تزئین ربوہ کا ایک بڑا حصہ سبزہ کا لگانا ہے۔ چنانچہ گلشنِ احمد نرسری میں سایہ دار اور پھولدار پودوں کی درج ذیل اقسام ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں۔ سکھ چین۔ سفیدہ۔ شکومہ۔ ایپل۔ ایپل۔ سیل۔ کچنار۔ گلمہر۔ پارکن سونیا نیز گیندہ۔ دیسی گلاب۔ کاسموس۔ ڈیلیا۔ فلاکس۔ انٹرمین۔ سٹاک۔ ڈائی مور کیڈی۔ ورجینیا۔ گل اشرفی۔ گل داؤدی۔ پھولوں کی پنیری بھی دستیاب ہے

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ربوہ کے ظاہری و باطنی حسن کو نکھارنے میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ (سیکرٹری تزئین کمیٹی ربوہ)

نئی نسل سے پیارے آقا کی توقعات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۴ء میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے دفتر اوّل کے مجاہدین کی قربانیوں کو تاقیامت زندہ رکھنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی تھی۔ یہ دفتر خدام الاحمدیہ کے ذمہ ہے۔

تمام خدام بھائیوں اور قائدین مجالس و اضلاع و علاقہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے طور پر دفتر اوّل کے فوت شدہ احباب کے کھاتوں کے اجراء کے لئے خصوصی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

برادرم مکرم مبشر احمد صاحب (کراچی) کو اللہ تعالیٰ نے ۶ر نومبر کو بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ عزیز مولود کا نام "نعمان احمد" تجویز ہوا ہے نومولود مکرم حکیم عبدالحمید اعوان صاحب آف گوجرانوالہ کا نواسہ اور محترم عبدالقدیر صاحب آف پی سی ایچ ایس کراچی کا پوتا ہے۔

خاندانِ حضرت اقدس مسیح موعود اور جملہ احباب سے نومولود کی درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (احمد صدیق جان - گوجرانوالہ)

درخواستِ دُعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ کے پتے کا اپریشن ۱۳ یا ۱۴ دسمبر کو سی ایم ایچ جہلم میں ہوگا۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی کے لیے درخواستِ دعا ہے۔

(صوبیدار محمد مجید احمد دارالنصر غربی ربوہ)

ضرورت کار ڈرائیور

ایک کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ عمر ۴۰-۴۵ سال، تنخواہ ۸۰۰/- روپے ماہوار رہائش کی سہولت۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بالمشافہ ملیں۔

چوہدری اینڈ کمپنی
مشیران انکم ٹیکس و سیلز ٹیکس
۲۵ برانڈرتھ روڈ رام گلی نمبر ۱ لاہور
فون:- ۵۸۲۴۲ & ۵۸۹۳۷

مردانہ شلوار قمیض کے بہترین ڈیزائن اور فٹنگ کے لیے ہر وقت آپ کی خدمت میں پیش پیش

بیسٹ ٹیلرز ریلوے روڈ (رحمت بازار ربوہ)
پروپرائیٹر: مبارک جاوید

خصوصی رعایت | سٹوڈیو میں تشریف لا کر دو عدد رنگین تصاویر صرف دس روپے میں بنوائیں۔ نیز کلر فلم کی ڈیویلپنگ و پرنٹنگ عالمی معیار کے جرمن میٹریل پر کروائیں۔

فری گفٹ سکیم | کلر فلم کی ڈیویلپنگ و پرنٹنگ کروانے پر ایک عدد سٹیل فریم حاصل کریں۔

رین بو کلر سٹوڈیو بالمقابل سٹیزن سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ۔